بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

الحکم

سنہ ۱۳۱۸ھ

اڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

چہ گویم باتو از کیفیت ما کہ در قادیاں ہستی دوا ہستی شفا ہستی غرض دار الاماں ہستی

جلد ۴ | دار الامان قادیان ۳۰ نومبر سنہ ۱۹۰۰ عیسوی | نمبر ۴۴

خوشخبری

حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کا نام احمدی فرقہ کے مسلمان یا مسلمان فرقہ احمدیہ قرار دیا ہے جسکے متعلق ایک مفصل اشتہار حضرت اقدس کیطرف سے شائع ہو چکا ہے اور ہم نے بھی اپنے اخبار میں اعلان اس مبارک نام کا کر دیا ہے لیکن اس خیال سے کہ یہ پیغام ان لوگوں تک پہونچ جائے جو اس مبارک قوم میں داخل ہیں یا دل سے ارادہ رکھتے ہیں لیکن ابھی بیعت کا موقع نہیں ملا ہم اسکو جنوری سنہ ۱۹۰۱ء تک انشاء اللہ تعالیٰ چھاپتے رہینگے پس ہر ایک شخص جو اسکو پڑھے اسکا فرض ہے کہ وہ اپنے ان تمام دوستوں کو جنسے وہ واقف ہے اور جانتا ہے یا سماعت کے ذریعہ سے اسکو معلوم ہے کہ وہ اس سلسلہ میں داخل ہیں یہ پیغام پہونچا دے کہ وہ مردم شماری کے کاغذات میں جسکا کام اب شروع ہے اپنے آپکو مسلمان فرقہ احمدیہ لکھائیں یعنی خانہ مذہب میں مسلمان اور خانہ فرقہ مذہب میں احمدیہ۔ یہ مبارک موقع ہاتھ سے جانے نہ پاوے کیونکہ آیندہ مردم شماری دس برس بعد ہوگی اور کسکو معلوم ہے کہ وہ اسوقت تک زندہ رہیگا پس اسوقت کو غنیمت سمجھو مفصل اشتہار کی اگر کسیکو ضرورت ہو تو وہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے۔ قادیان سے منگوالیں۔

اسے بھی ضرور پڑھیئے

انشاء اللہ تعالیٰ اخبار الحکم کا حجم شروع جنوری سنہ ۱۹۰۱ء سے ۱۶ صفحہ کا ہوگا اور قیمت عوام کیلئے ۳ سالانہ اور ۵ ماہوار سے زائد آمدنی والوں سے ۵ سالانہ مقرر ہو چکی ہے صرف وہ صاحب اطلاع دیں جو آیندہ اس حجم اور قیمت پر اخبار لینا نہیں چاہتے۔ جو صاحب آیندہ نامنظوری کی اطلاع نہ دینگے وہ خریدار منظور ہونگے اور انسے بذریعہ وی پی قیمت وصول ہوگی۔ پس جو صاحب اسطرح قیمت دینا نہ چاہیں وہ براہ کرم آخر دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء تک اطلاع دیدیں۔ ایسا نہو کہ پھر رکیک عذر پر وی پی واپس کرکے الٹا نقصان پہونچا دیں۔

کوئی صاحب بذریعہ منی آرڈر قیمت سال ارسال نہ کریں۔ ۱۰ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء کا پرچہ سنہ ۱۹۰۱ء کی قیمتوں کیلئے وی پی بھیجا جائیگا۔ اور ان صاحبوں کو ایکہفتہ پیشتر مطبوعہ کارڈ کے ذریعہ اطلاع دی جاوے گی۔ اور آیندہ کیلئے قیمت وصول کرینگے واسطے ہم وی پی ہی بھیجا کرینگے۔

مینیجر اخبار الحکم قادیان دار الامان

مدرسہ تعلیم الاسلام کی بہتری چاہنے والے

ذرا

ادہر بھی نظر کریں الحکم میں سیالکوٹ کی باہمت و اخلاص مجسم جماعت کی اس تجویز کو شائع کر دیا ہے جو انہوں نے مدرسہ تعلیم الاسلام کی بہتری چاہنے والوں اور مخلص دوستوں کیلئے بغرض امداد پیش کی ہے۔ احتمال ہے کہ اس تجویز سے پوری اطلاع ہو جاوے اور اتمام حجت ہو ہم سیالکوٹ کی جماعت (جو اسوقت تک حضرت اقدس کے مبارک سلسلہ کی تائید میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر پہلو میں بڑھی ہوئی ہے اللہم زد فزد آمین) کے منشا کیموافق اس تجویز کو عید الفطر تک مشتہر کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ وہ تجویز یہ ہے

تجویز برائے آمد مدرسہ

ہر ایک شخص جو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مرید ہے عید کے دن عید کی خوشی میں ایکروپیہ مدرسہ تعلیم الاسلام کی امداد میں دے اور جہاں کل بھائی نماز ملکر پڑھتے ہیں اس جگہ ہی یہ رقم جمع کرکے دوسرے دن روانہ کیجاوے

ایڈیٹر الحکم اتنا اور ایزاد کرنا چاہتا ہے کہ جسقدر صدقہ عید الفطر ہو وہ بھی وہاں ہی جمع کرکے اسی روپیہ کیساتھ مدرسہ کی امداد کیلئے بھیجا جاوے۔

بقیہ مضمون ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب

انسان خلا میں (زمین سے اوپر) قائم نہیں رکھ سکتا چہ جائیکہ وہ حرکت میں ہو تو اس سے اس صانع حقیقی کی قدرت کا اندازہ لگ سکتا ہے کہ کسطرح سے اُسنے بلا کسی سہارے کے (بغیر عمد) ان اجرام سماوی کو انکے پیچ در پیچ حرکتوں کے باوجود بغیر کسی حادثہ کے ہونیکے مقام رکھا ہے۔ ایسا ہی خوردبین کے ذریعہ سے جو تحقیقات ہوئے ہیں انہیں سے ایک یہ ہے کہ ہوا میں جو مختلف قسم کے بے شمار ذرات ہیں جب بارسی کسی سوراخیں سے ہوکر دھوپ میں کمرہ کے اندر پڑتی ہے تو بہت سے ذرے اُڑتے ہوئے نظر آتے ہیں اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ مٹی کے ذرات ہیں جو اُڑتے پھرتے ہیں مگر ان ذرات کو خوردبین کے نیچے ... سے معلوم ہوا ہے کہ وہ ذریبا سب جاندار ہیں اور وہ خدا تعالے کے نخفی مخلوق ہے جو ہر سانس کے ساتھ ہمارے معلوم کئے بغیر ہمارے اندر جاتی اور باہر آتے رہتے ہیں۔ انہیں سے بعض ایسے ہیں جو مختلف بیماریوں کو پیدا کرتے ہیں اور اتنی نخفی سی جان بڑے بھاری موٹے تازے اکڑنے والے انسان پر مسلط ہو جاتی ہے۔ مگر بعض ایسے ہیں کہ ان زہریلے مادے والے ذرات کو کھا جاتے اور بھسم کر جاتے ہیں اور جسم کو توانائی اور تندرستی بخشتے ہیں اور ان چھوٹے چھوٹے ذرات کا بھی منہ ہوتا ہے اور معدہ بھی اور دیگر اعضا ہوتے ہیں۔ اور انسانی صفت ایک حد تک محدود ہے جو کسی قدرتی چیز کا مقابلہ نہیں کر سکتی یہانتک کہ انسان ایک گھاس کا تنکا بھی نہیں بنا سکتا۔ اب جب کہ کوئی چیز خود بخود نہیں ہوتی بلکہ صناع کی ضرورت ہوتی ہے تو یہ لطیف اجسام بھی کسیکی مخلوق ضرور ہیں خود بخود نہیں ہوگئے اور اپنر حکمرانی بھی کسی فوق الفوق اور ماوراء طاقت کی ہے۔

علم کیمیا۔ جبکہ ہندوستان میں بدھ مذہب کا آغاز ہوا یعنی حضرت مسیح علیہ السلام سے قریبًا ۵۰۰ سو سال پہلے تو یونان میں صحیفۂ قدرت کا مطالعہ کرنے کی کوشش ہونے لگی اور اشیا کی ماہیت دریافت کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ چنانچہ اس زمانہ میں پہلے پہل یہ مانا گیا کہ اصل میں دو عناصر ہیں یعنی آگ اور مٹی انکی باہمی ترکیب سے سب اشیا پیدا ہوتی ہیں اور اس زمانہ میں یہ بھی خیال کیا کہ جب ہوا رقیق ہو جاتی ہے تو وہ آگ بنجاتی ہے اور جب منجمد ہوتی ہے تو پانی بنجاتی ہے اور منجمد ہونا یا رقیق ہونا گرمی کی کمی بیشی پر منحصر ہے۔ اس کے کچھ عرصہ بعد دو عناصر کے بجائے آگ مٹی پانی ہوا مگر آج وہ زمانہ ہے کہ یہ چاروں عناصر بھی عناصر نہیں رہے بلکہ انہیں سے ہر ایک مرکب ثابت ہوا ہے مثلاً دو مختلف ہواؤں یعنی آکسیجن اور ہائیڈروجن کے ملنے سے پانی پیدا ہوتا ہے اور پانی کے اجزا جدا جدا کرنے سے یہ دونوں ہوائیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ آج کل عناصر کی تعداد قریبا سو کے پہونچگئی ہے۔ ایک پانی کا قطرہ بنانے کے لئے ۱۷۰۰ گلاس دونوں ہواؤں کی ضرورت ہوتی ہے اور ایک بڑی بھاری طاقت بجلی اور بڑے عظیم الشان سامان کی ضرورت ہے جسپر کہ ہزارہا روپیہ خرچ ہو جائے اور پھر ایک پانی کا گلاس میسر آئے۔ اور جہانتک کہ میری معلومات ہیں آجتک کسی شخص نے اتنی کامیابی حاصل نہیں کی کہ ایک گلاس پانی کا بنا لیا ہو۔

اب جبکہ پانی مرکب ہی اور اسقدر انسانی محنت سے بنتا ہے کہ پہلے اتنی کثیر مقدار دونوں ہواؤں کی خرچ کی جائے۔ اس کے بعد اُن کو بند کرنے کے لئے بہت بڑا آلہ چاہئے اور پھر بڑی بھاری طاقت بجلی کی درکار ہے۔ تو یہ پانی جو بے اندازہ مقدار میں دریاؤں جھیلوں سمندروں میں موجود پایا جاتا ہے یہ اتفاق سے تو نہیں بنگیا۔ آخر اس کے بنانے والے جب کہ انسان اسبات سے عاجز ہے کہ ایک گھڑا یا ایک گلاس پانی کا بنا سکے تو اسکی مقابل میں کتنی ذی حکمت و ذی قدرت و ذی شعور وہ ذات ہے کہ جس نے یہ دریا اور سمندر و کہ پانی بنایا۔ جسپر کہ انسان اور کل جانداروں کی ہستی ہے

اب میں اپنے اصل مضمون کیطرف عود کرتا ہوں یعنی یہ کہ اگر زمین کے تمام درخت قلمیں ہو جائیں اور تمام سمندر سیاہی بجائیں تب بھی اللہ تعالے کے کلمات (علوم و فنون و حقائق اشیا وغیرہ) ختم نہ ہوں۔ پانی کی نسبت میں نے ابھی بیان کیا ہے کہ وہ کسطرح بنتا ہے اور کیا اس کی ترکیب ہے اب اگر اس کے فوائد و استعمال کیطرف غور کریں کہ وہ کتنے اور کیا ہیں۔ مثلاً یہ کہ پانی ہی کل جانداروں کی زندگی ہے۔ انسان ہو یا حیوان کیڑا ہو یا مکوڑا یا باریک سی باریک مخلوق ان سب کو پانیکی ضرورت ہے۔ اور اگر پانی نہ ہو تو کوئی جاندار زندہ نہ رہ سکے پانی سے زمین سیراب ہوتی ہے۔ زمین پر سبزہ اور روئیدگی ہوتی ہے۔ اگر آسمان سے پانی نہ برسے یا دریاؤں میں پانی نہ ہو اور اگر ہو بھی تو اسمیں نشیب کیطرف جانے کا خاصہ نہ ہو تب بھی نہ پرندوں کو دانہ ملے نہ چوپاؤں کو چارہ ملے اور نہ انسانوں کو خوراک میسر ہو۔ خود پانی میں لاکھوں کروڑوں من انسان کے کھانے کے لئے تازہ بتازہ گوشت مچھلی کا میسر ہو جاتا ہے اور کئی بیماریوں کے علاج کے لئے مختلف قسم کی مچھلیاں و دیگر جانور و مرجان وغیرہ پانی سے ملتے ہیں۔ بڑے بڑے بیش بہا موتی جنکہ انسان کے لئے اعلیٰ ترین آرائش و زیبائش کا سامان مہیا ہوتا ہے پانی اس کے لئے اپنی فیاضی سے باہر پھینکدیتا ہے جب آسمان سے پانی برستا ہے تو بہت سی زہریلی ہواؤں اور بہت سے زہریلے مادوں کا کرہ ہوا سے صاف کر دیتا ہے۔ اکثر ہوتا ہے کہ ایک دفعہ کے باران رحمت کے ساتھ بعض بیماریاں جو مدت سے کسی سرزمین پر مستولی ہوتی ہے دور ہو جاتی ہے۔ اور جہاں پر کہ ہزارہا میل تک پانی ہی پانی ہوتا ہے اسجگہ کی ہوا میں کوئی زہریلہ مادہ نہیں ہوتا وہ ہوا زہر کش ہوتی ہے چنانچہ بہت سی مہلک بیماریوں سے بیمار لوگ سمندر کی ہوا سے حصہ لینے سے بیماری کے پنجہ سے نجات پاتے ہیں جیسے کہ کئی دق کے بیمار اچھے ہوئے ہیں یہاں تک

جنہیں سے بعض کے پھیپھڑہ کو بیماری نے کھا لیا تھا اور پھیپھڑہ میں غار پڑ گئے تھے پانی کے اوپر کشتیاں اور جہاز چلتے ہیں اور ایک دنیا کے لوگوں کو دوسری دنیا کے لوگوں سے جو ہزارہا میل کے فاصلہ پر رہتے ہیں ملا دیتی ہیں۔ اگر نیز اسکی قوت پانی میں ودیعت نہ ہوتی تو ان سمندروں کے وار پار ہونا ناممکن ہوتا اور جو ترقی کہ سائنس کو اور تجارت کو اسکی بدولت آج دنیا میں ہوئی ہے اس کا ہزارواں حصہ بھی نصیب نہ ہوتا۔ پانی سے ہزارہا قسم کی کلیں اور کارخانے چلتے ہیں۔ ریل اور اگنبوٹ بھی اس کا ایک کرشمہ ہے۔ پانی کے فوائد اور اس کے خواص کو کہاں تک بیان کیا جاوے وہ سیکڑوں اور ہزاروں ہی ہیں اب اگر پانی کے ایک قطرہ کو خوردبین کے نیچے رکھکر دیکھیں تو اسمیں ایک نئی دنیا معلوم ہوتی ہے۔ اسمیں کئی طرح کے کیڑے اور جاندار دکھائی دینگے غرضیکہ اگر ایک قطرہ پانی کی بناوٹ۔ ماہیت اور خواص وغیرہ لکھے جائیں تو ایک قطرہ سے زیادہ سیاہی خرچ ہوتی ہے۔ اسی طرح سے اگر ان سب قطروں کے خواص اور ماہیت لکھی جائیں جنسے کہ ساتوں سمندر بنتے ہیں تو ساتوں سمندروں کی برابر سیاہی خرچ ہو جاویگی اب اگر ہم کسی درخت کی ٹہنی کی نسبت مفصل لکھیں کہ کسطرح سے اسکی بناوٹ ہے کیا کیا اسمیں پردے اور ریشے ہیں کیا کیا اسمیں پرورش کا سامان ہے۔ اسمیں بھی ندیاں۔ نالیاں ہیں جیسے کہ انسان میں شریانیں اور وریدیں ہوتی ہیں اور یہ کہ کس طرح سے وہ زمین سے اپنی غذا حاصل کرتی ہے۔ اور کس منہ سے وہ ہوا سے غذا لیتی ہے اور کس پھیپھڑہ سے وہ اس غذا اور رطوبت کو پاک صاف کرتی ہے اور پھر کس طرح سے وہ اوپر سے ہری ہو جاتی ہے اور کسطرح سے سرخ وسفید و نیلگوں و زرد رنگ کے پھول لگتے ہیں اور اسکے پتوں اور پھولوں پر وہ خوشنما خط اور خال کیا مطلب رکھتے ہیں تو ضرور ہے کہ ہنیت لکھتے لکھتے وہ قلم اتنی گھس جائے کہ ٹہنی خرچ ہو جائے۔ اسی طرح سے اگر ان سب درختوں کی ماہیت و بناوٹ وغیرہ لکھی جائے کہ جو زمین کے درختوں سے بنیں تو لازم ہے کہ وہ سب درخت خرچ ہو جائیں پہلے اسکے کہ اس کے خواص ختم ہوں۔ غرض

پھر ان بماند ہر کو درین آفکار کر دیکا معاملہ ہے

اب جب کہ یہ حال ہے کہ صرف زمین کے درختوں کی اور سمندروں کی ذاتی ماہیت و خواص کے لکھنے میں۔ ان درختوں کے برابر قلمیں اور سمندروں کی برابر سیاہی خرچ ہو جاتی۔ تو پھر مختلف اجرام ارضی وسماوی جس میں لا انتہا ستارے اور سیارے چرند پرند حیوانات معدنیات وغیرہ وغیرہ شامل ہیں انکی کیفیت اور اصل ماہیت لکھنے کے لئے جسقدر کہ قلمیں اور سیاہی درکار ہو اسکا کیا ہی اندازہ ہے اور اسکی اپنی ذات کا علم و معرفت کا پانا اور بھی انتہا کو۔ غرضیکہ اس کے کلمات ایسے ہیں کہ وہ کسی وقت اور کسی زمانہ میں بھی ختم نہیں ہو سکتے اور کل کائنات اسکی غالب قدرت کی گواہی دی رہی ہے کہ باوجود انسان کے اس قدر موجودہ علمی ترقی کی اسکی مخلوق کہ وہ اشیا میں سے کسی ایک ادنا سی چیز کی مثل نہیں بنا سکتا۔ اگر چاہے کہ ایک پاؤں کیڑے کا ہی بناوے تو وہ ناممکن ہے اسکی مخلوق کہ وہ اشیا میں اسکی صنعت کو ہی دیکھکر معلوم ہو جاتا ہے کہ اسکی حکمتیں سب سے اعلے ہیں اور اسکا علم سب سی برتر ہے اور ہر ایک حکمت کا مخزن وہی ہے اور سب علوم و فنون اسیکے کرشمہ فیض کا ظہور ہیں۔ اور حکیم مطلق ہونا بھی اسی کی شان ہے اسلئے ہر ایک شخص کو جو عقل سلیم سے بہرہ ور ہے آخر کار اس بات کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ عزیز حکیم وہی ہے اور اسکے سوا کوئی نہیں۔

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب بی اے ایل ایم ایس نے مدرسہ کا ٹرسٹی ہونا منظور فرمایا

سب سے پہلے جس نے مدرسہ کا ٹرسٹی ہونا منظور فرمایا وہ منشی محمد بخش صاحب رئیس کڑیا نوالہ ہیں جنکا نام غلطی سے نہیں لکھا گیا۔

پیسہ اخبار کی اخلاقی کمزوری

اخبار نویس کے لئے یہ امر سخت مذموم اور نامناسب ہے کہ وہ اغراض کو مدنظر رکھکر خیالی نقشے جماکر فرضی نتائج نکالے اور ایسا ہی یہ امر اسکی اخلاقی کمزوری میں داخل ہے کہ وہ اپنی ہی رائے اور فہم کو کالوحی من السماء قرار دے اور اپنی کسی غلط سے غلط رائے کی تردید بھی اپنے اخبار میں نہ کر سکے جسکی غلطی واقعات صحیحہ کے رو سے اور دلائل بینہ کی بنا پر ظاہر کی جاوے اس قسم کی اخلاقی کمزوری لاہوری پیسہ اخبار نے ظاہر کی ہے۔ حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی دعوت تفسیر نویسی پیر گولڑوی وغیرہ پر اسنے جو ریمارک اپنے و مختلف اخباروں میں کیا تھا وہ سراسر غلط تھا اس پر خود ہمنے پیسہ اخبار کو اسکی تردید میں ایک مراسلت بھیجی جو اس نے شائع نہ کی اور مجبوراً ہمکو اخبار عام میں شائع کرنی پڑی۔ پھر حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے پلیڈر نے ایک مراسلت بھیجی اسکو بھی شائع نہ کیا۔ ہم اس مراسلت کو ذیل میں درج کرتے ہیں اور پبلک کو دکھاتے ہیں کہ ہمارے ملک کی اخبار نویسی کی ہٹ اور ہٹ سے بھی بڑی ہوئی ہے ہم کو افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ جبکہ پیسہ اخبار کا یہ دعوی ہے کہ وہ کسی فریق کا طرفدار نہیں ہے تو پھر ان مضامین کے شائع کرنے سے اسکو کیا عذر ہو سکتا تھا جو خود اسکی ہی غلطی کی اصلاح میں لکھے گئے ہاں اگر یہ مضامین کسی معقول اور معزز آدمی کے لکھے ہوئے نہ ہوتے یا طرز تحریر مہذبانہ اور معقول نہ ہوتا تو البتہ کوئی جگہ اعتراض کی ہو سکتی تھی لیکن جبکہ لکھنے والا ایک اعلی درجہ کا تعلیم یافتہ ایم اے اور قانونی حیثیت سے وکیل اور اپنی قوم میں سربرآوردہ تھا اور اسکا طرز کلام نہایت متین معقول اور مہذب ہے جیسا کہ اسکے پڑھنے والے معلوم کرلیں گے پھر اس کے چھاپنے سے انکار کرنا بجز اس کے نہیں کہ پیسہ اخبار کو

جناب ایڈیٹر صاحب ۔ تسلیم ۔ کچھ عرصہ ہوا آپ نے اپنے اخبار میں ایڈیٹوریل نوٹ دیا تھا کہ جناب مرزا صاحب نے جو پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کے نام تفسیر قرآن بالمقابل لکھنے کے لئے ایک اشتہار دیا تھا اسکی سب شرائط کو پیر صاحب نے منظور کرکے اور صرف ایک شرط اپنی طرف سے بڑھا کر اشتہار بھی دیا اور خود لاہور تشریف بھی لائے مگر مرزا صاحب مقابلہ کے لئے نہ نکلے ۔ میں اسوقت تمام بحث کو چھوڑ کر اس کے صرف ایک پہلو پر چند باتیں لکھتا ہوں ۔ آپ اس مضمون کو جو میں نیچے آپ کے اخبار میں درج کرنیکے لئے ارسال کرتا ہوں غور سے پڑھ لیں اور اگر آپ کی رائے میں اسمیں کوئی رعایت کسی فریق کی معلوم ہو تو بیشک آپ میرے مضمون کو درج کرکے اسپر اپنی رائے لگا دیں ۔ میں یہ مضمون اس لئے لکھتا ہوں کہ آپ کے گذشتہ ریمارک نے بہت لوگوں کو دھوکہ میں ڈالا ہے ۔ اگر آپ کے اخبار کے ذریعہ اس غلط خبر کی تردید بھی ہو جائے تو آپ عنداللہ ماجور بھی ہونگے اور آپ کے ناظرین آپ کے شکر گذار ہونگے اور اخبار بھی اپنے فرض منصبی کو ٹھیک طور سے ادا کرنے والا ٹھیرے گا ۔ میں دوبارہ آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ آپ نے غلطی کھائی ہے اور اسکی تردید صرف اسیطرح ہو سکتی ہے کہ اسی اخبار میں یہ مضمون بھی شائع ہو جائے ۔ اور بیشک آپ اس مضمون پر جو رائے چاہیں اخبار میں درج کریں لیکن حق پسندی کا طریق اور ایڈیٹری کا فرض چاہتا ہے کہ اگر کسی شخص کی نسبت کوئی غلط بیانی ہو جائے تو اسکی تردید بھی ہونی چاہیئے ۔ کیونکہ اخبار کے ریمارکوں کو جو ایڈیٹر کی طرف سے ہوں ۔ لوگ عموماً وقعت کی نظر سے دیکھتے ہیں ۔ اور اگر آپ کسی طرح سے اس مضمون کو درج کرنا پسند نہیں کرتے تو کم از کم مجھے ہی اسکا مختصر سا جواب عطا فرماویں تا مجھے معلوم ہو جائے کہ آپ کے پاس ان باتوں کا جو مجھے نہایت صاف اور سچی معلوم ہوتی ہیں کیا جواب ہے اور اگر آپ نے ہر دو طریق سے کوئی بھی اختیار نہ کیا تو صاف معلوم ہوگا کہ آپ حق کی اشاعت نہیں چاہتے بلکہ تعصب سے خلاف واقعہ باتیں شائع کرکے انکی تردید بھی نہیں کر سکتے ۔ آپ نے ایک ایسے معزز اور بزرگ کی نسبت خلاف واقعہ خبر درج کی ہے جس کے خادموں میں بہت بڑے بڑے معزز اور گورنمنٹ کے اعلے عہدہ دار موجود ہیں ۔ آپ کے خبر کے ذریعہ سے ہزارہا لوگوں کو دھوکا لگا ہے اور وہ نمونہ یہ ہے

پیر مہر شاہ صاحب گولڑوی

ناظرین کو یاد ہوگا کہ کچھ عرصہ ہوا ایک اخبار میں ایک نوٹ ان پیر صاحب کے متعلق شائع ہوا تھا ۔ جسمیں یہ لکھا تھا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے جو پیر صاحب کو یہ دعوت کی تھی کہ وہ ان کے مقابلہ پر تفسیر قرآن اعلے درجہ کی فصیح اور بلیغ عربی میں جو معارف الٰہیہ کے نکات سے پر ہو لکھیں تا اس سے معلوم ہو جائے کہ مرزا صاحب خدا سے تعلق رکھنے والے ہیں اور اپنے دعوی مسیح اور مہدی ہونے میں صادق ہیں یا کاذب اور نیز ان کے مخالفوں کا حق یا باطل پر ہونا کھل جائے پیر صاحب نے اس دعوت کی تمام شرائط کو منظور کر لیا ہے اور صرف ایک شرط اپنی طرف سے بڑھائی مگر مرزا صاحب مقابلہ میں نہ آئے اور گریز اختیار کی ۔ دراصل یہ بات غلط ہے جیسا کہ میں پیر صاحب کا اصل جواب نقل کرکے دکھاتا ہوں ۔ مرزا صاحب کے اس اشتہار کے جواب میں جس میں انہوں نے پیر صاحب کو فصیح بلیغ عربی تفسیر قرآن لکھنے کے لئے بلایا تھا پیر صاحب نے یہ جواب دیا ۔ مجھکو دعوت حاضری جلسہ منعقدہ لاہور مع شرایط مجوزہ مرزا صاحب بسر و چشم منظور ہے ہاں امید کرتا ہوں کہ مرزا صاحب بھی میری ایک گذارش کو بدلائل شرایط مجوزہ کے منسلک فرمادیں گے وہ یہ ہے کہ پہلے دعوی مسیحیت و مہدویت و رسالت لسانی تقریر سے بمشافہ حضار جلسہ اپنے دعوے کو بپایہ ثبوت پہونچا دینگا پھر لکھتے ہیں بعد ظہور اسکے کہ مرزا صاحب اپنے دعوے کو بپایہ ثبوت نہیں پہونچا سکے مرزا صاحب کو بیعت توبہ کرنی ہوگی ›› اور پھر کہتے ہیں کہ اسکے بعد مرزا صاحب کو اجازت مقابلہ تحریری کی دیجاوے گی یعنی تفسیر قران کی ۔ اب آخری یہ لفظ یونانی زبان کے تو نہیں ہر ایک شخص جو معمولی اردو سمجھ سکتا ہے ان الفاظ کا مطلب سمجھ لے گا ۔ شروع میں تو پیر صاحب مرزا صاحب کی پیش کردہ تجویز کو معہ اسکی شرائط کے منظور کرتے ہیں پھر اگلے فقرے میں لکھتے ہیں کہ اسکی طرف سے بھی ایک شرط بڑھائی جاوے وہ شرط یہ ہے کہ اس تجویز پر عملدرآمد ہونے سے پہلے مرزا صاحب اپنے دعاوی کو ایک جلسہ میں لسانی تقریر سے ثابت کرکے دکھاویں ۔ اور جب وہ اپنے دعاوی کو ثابت کر چکیں اور حاضرین کو اور پیر صاحب کو قائل کر چکیں کہ واقعی وہ اپنے دعوی مسیحیت و مہدویت میں سچے ہیں اور جو شخص انکی مخالفت کرتا ہے وہ جھوٹا ہے تو پھر پیر صاحب تفسیر قرآن مرزا صاحب کے مقابلہ میں لکھیں گے کس غرض سے اور کس فائدہ کے لئے اسکے سمجھنے سے ہمارے فہم قاصر ہیں ۔ کیونکہ جب یہ فیصلہ ہو چکا کہ حضرت مرزا صاحب واقعی سچے ہیں اور پیر صاحب اور حضار جلسہ نے اسکو تسلیم بھی کر لیا اور کوئی شک مرزا صاحب کی صداقت میں باقی نہ رہ گیا تو پھر تفسیر نویسی کا موقعہ ہی کونسا رہا ۔ بلکہ جس مقصد کے لئے تفسیر لکھنی تھی وہ تفسیر لکھنے سے پہلے ایک اور طریق سے پورا ہو چکا ۔ تعجب ہے اس شرط پر جو اصل تجویز کو توڑ دیتی ہے اور پھر اسی تجویز کی شرط بھی ہے ۔ پہلے تو حضرت مرزا صاحب زبانی تقریر سے حضار جلسہ اور پیر صاحب پر اپنا سچا ہونا ثابت کردیں اور حاضرین اور پیر صاحب کو قائل کر دیں کہ واقعی انکا دعوی سچا ہے ۔ اور وہ تسلیم بھی کر لیں کہ واقعی مرزا صاحب حق پر ہیں پھر جب پیر صاحب انکی سچائی کے قائل ہو جاویں گے تو ان کے مقابل پر تفسیر قرآن لکھیں گے ۔ کیا پیر صاحب قائل ہو کر پھر منکر ہو جاویں گے اور کسوجہ سے مجھے سمجھ نہیں آتا کہ جب متنازعہ فیہ امر کا فیصلہ ہو گیا یعنی حضرت مرزا صاحب نے اپنا سچا ہونا ثابت کر دیا اور پیر صاحب قائل ہو گئے کہ مرزا صاحب سچے ہیں

تو پھر تفسیر لکھنے کے لئے کون سے محرکات ہوں گے اور اسکی غرض کیا ہوگی۔ جس امر کے لئے تفسیر کا لکھنا ضروری تھا اس کا فیصلہ تو تفسیر لکھنے سے پہلے ہی ہو گیا پھر تفسیر نویسی کا موقعہ کون سا رہا۔ اگر یہ کوئی خیال کرے کہ پیر صاحب کی ثبوت سے یہ مراد نہ ہو جو عرف عام کے مطابق ہے تو اُنکے اگلے الفاظ پڑھنے چاہیئے کہ اگر مرزا صاحب اپنی دعوی کو بپایہ ثبوت نہ پہونچا سکے تو انکو اسی وقت بیعت توبہ کرنی ہوگی یعنی اگر دعوی ثابت کر دیا تو پیر صاحب قائل ہو کر حضرت مرزا صاحب کی بیعت کر لیں گے اور اگر ثابت نہ کیا تو مرزا صاحب قائل ہو کر پیر جی کی بیعت کریں۔ اب پیر صاحب کی ایزاد کردہ تجویز کا اثر تو یہ ہوا کہ ایک فریق نے دوسرے کی بیعت کر لی اور امر متنازعہ فیہ کا فیصلہ ہو گیا اور حضرت مرزا صاحب کی تجویز نہ عمل در آمد میں آئی اور نہ اس کے عمل در آمد میں آنے کا کوئی موقعہ باقی رہا۔ خواہ حضرت مرزا صاحب اپنے دعوی کو زبانی تقریر سے ثابت کر سکیں یا نہ کر سکیں۔ ایک فریق نے دوسرے کی بیعت تو کر لی۔ بالمقابل تفسیر لکھنے کا نہ کوئی محرک نہ اُس سے کوئی فائدہ نہ اسکی کوئی غرض۔ بلکہ مرید مرشد کا مقابلہ کرے۔ یہ فعل مجنونانہ بلکہ سخت گستاخانہ ہے اب کوئی خدا کا خوف کر کے یہ بات بتائے کہ پیر صاحب نے کہاں حضرت مرزا صاحب کی تجویز کو منظور کیا۔ مدار فیصلہ تو انہوں نے اپنی تجویز پر رکھا جو ایک بالکل نئی تجویز ہے اور مرزا صاحب کی پیش کردہ تجویز کی نقیض ہے کیونکہ اسکو عملدر آمد میں آنے سے روکتی ہے۔ جب زبانی مباحثہ درمیان فریقین کے ہو لیا اور اس کے بعد ایک فریق نے دوسرے کی بیعت کر لی۔ تو پھر تفسیر نویسی کہاں ہوگی اور کیوں ہوگی اور اسکی غرض و غایت کیا ہوگی۔ کیا بیعت کرنے کے بعد مرید مرشد کو یہ کہے گا کہ تمہارا خدا سے تعلق نہیں ہے تم جھوٹے ہو۔ آؤ مجھ سے تفسیر نویسی میں مقابلہ کر لو۔

حضرت مرزا صاحب نے تو بیعت کے فیصلہ کے لئے تفسیر نویسی کا معیار پیش کیا تھا۔ اور پیر صاحب نے زبانی تقریر پر بیعت کی شرط لگا دی پھر کیا پیر صاحب کی تجویز مرزا صاحب کی تجویز کے ساتھ جمع ہو سکتی ہے۔ کیا یہ مرزا صاحب کی تجویز کے متعلق ایک شرط کہلا سکتی ہے جبکہ اصل تجویز کو ہی رد کرتی ہے پھر دونوں جمع کیونکر ہوں۔ شرط کی ایزادی یا تبدیلی اس صورت میں ہوتی جب مثلاً پیر صاحب کہتے کہ مرزا صاحب نے سات گھنٹے تفسیر لکھنے کو کہا ہے ہم چار گھنٹے لکھیں گے یا مثلاً مرزا صاحب نے ۲۰ صفحے لکھنے کو کہا ہے ہم ۱۰ صفحے منظور کرتے ہیں۔ یا مثلاً مرزا صاحب نے اسکے ترجمہ کی فصیح بلیغ عربی تفسیر لکھنے کی شرط لگائی ہے ہم اردو لکھیں گے یا مثلاً مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ کوئی کتاب پاس نہ ہو کسی سے مدد نہ لی جائے ہم کہتے ہیں کہ ایک دو لغت کی کتابیں اور کچھ تفسیریں بھی پاس ہوں اور چند مدد دینے والے ہر فریق کے بھی موجود ہوں۔ یہ سب تو شرطوں کی زیادتی یا تبدیلی ہوتی مگر فی الحال تو سوال یہ ہے کہ وہ نئی تجویز جسمیں خالی مباحثہ پر بیعت کی شرط لگائی ہے وہ تو تفسیر کی تجویز کے ساتھ جمع ہی نہیں ہو سکتی بیعت تو ایک ہی دفعہ ہوگی سو اگر مباحثہ کے بعد ہو گئی تو تفسیر نویسی ایک لغو فعل ہوگا۔ کیونکہ اسکا نتیجہ کچھ بھی نہیں۔ اسکی مثال ایسی ہے جیسا ایک پہلوان دوسرے پہلوان کو چیلنج کرے کہ تم میرے ساتھ کشتی کر لو اور جو پچھاڑا جائے اُسکا سر کاٹ لیا جاویگا۔ اور دوسرا پہلوان کہے کہ ہاں یہ تجویز مجھے بسر و چشم منظور ہے مگر ایک شرط میری بھی منظور کر لو کہ پہلے تم سیدھے لیٹ جاؤ اور میں تلوار سے تمہارا سر کاٹ لوں پھر اسکے بعد کشتی کر لینگے۔ اب یہ کسقدر ہنسی کی بات ہے۔ ہاں یہ تو ہنسی کی بات ہے مگر وہ جو پیر صاحب نے کہی وہ رونے کی بات ہے کہ قوم کے پیشوا کہلا کر ایسی باتیں کیں جنسے اخفاء حق ہو اور لوگ دھوکہ میں پڑیں۔

مختصر الفاظ میں حضرت مرزا صاحب کی تجویز یہ تھی کہ بیعت نہ ہوگی جب تک تفسیر نویسی میں مقابلہ نہ ہو لے اور پیر صاحب کا جواب یہ تھا کہ یہ تجویز منظور ہے کہ بیعت تفسیر لکھنے کے بعد ہی ہو مگر شرط یہ ہے کہ جب تک بیعت نہ ہو لے تب تک تفسیر نہ لکھیں گے۔ یہ پیر صاحب کی منظوری کی اصل حقیقت ہے۔ خاکسار محمد علی ایم۔ اے۔ وکیل از قادیان

اطلاع

۱۰ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء کا اخبار اُن دوستوں کی خدمت میں جو اطلاع دیچکے ہیں یا جنکے پاس مطبوعہ اطلاعی کارڈ بھیجے گئے ہیں سنہ ۱۹۰۱ء کی قیمت کے لئے وی پی کیا جاویگا تاکہ ہم کاغذ ٹکٹوں اور دیگر سامان پریس وغیرہ کا کم از کم ایک سہ ماہی کے لئے پورا ذخیرہ جمع کر لیں اللہ تعالی اپنے فضل سے ہماری تائید کرے اور ہمارے دوستوں کو توفیق دے کہ وہ الحکم کے اغراض و غایت کو سمجھ کر اسکی ضروریات پر غور کریں اور اسکی امداد کے لئے طیار ہوں۔

خاکسار ایڈیٹر۔

تفسیر القرآن

کا کام بدستور شروع ہے ۴۴ صفحے تک جو اخبار کے سائز کے ہیں پریس میں پہونچ چکے ہیں اور ابھی تک جو تھا رکوع شروع ہوا ہے چونکہ یہ جو تھا مسودہ ہوتا ہے جو حضرت مولوی نور الدین صاحب کی اصلاح کے بعد طبع ہوتا ہے اور پہلے مسودہ کی نسبت بہت سی نئی باتیں لکھی جاتی ہیں۔ اسلئے مجھے امید پڑتی ہے کہ تجویزہ حجم ۸ جز وسے یہ سیپارہ بہت بڑھ جاویگا اور کچھ تعجب نہیں جو ۱۶ جز تک پہونچ واللہ اعلم بالصواب بہر حال میں سست نہیں۔ (ایڈیٹر)

دارالامان کا ہفتہ

(۱)

حضرت اقدس جری اللہ فی حلل الانبیا مع اہلبیت بفضلہ تعالے خوش وخرم ہیں اور خدمت ونصرت دین میں شب و روز مصروف - اللھم انصر من نصر دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم - آمین -

۲ - حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب حکیم الامت الحمدللہ اب بالکل تندرست ہیں درس قرآن مجید یوں تو آپ نے بیماری اور اسکے نتائج ضعف ونقاہت میں بھی نہ چھوڑا تھا مگر آج کل درس قرآنی کا رنگ ہی اور ہے اور پورے زور اور جوش سے ایک لذت والا ہوا ملا ہوا ہوتا ہے معارف قرآنی بیان فرماتے ہیں

۳ - حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب بھی خدا کے احسان وفضل سے اب پہلے سے بھی زیادہ جوش واخلاص کے ساتھ خدمت دین کے لئے کمربستہ ہیں اللھم زد فزد -

۴ - حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی علماء [illegible] کو شکست فاش دیکر اور گہری نیند سونیوالے غافلوں کو بیدار کرکے دارالامان میں آ [illegible] امرتسر کی بعض جلسوں کی روئداد [illegible] کے نام سے [illegible] ہے - اور اب رسالہ [illegible] کو ختم کرنے والے ہیں جو پیر گولڑوی کی [illegible] الہامات کی حقیقت [illegible] کردیگا -

۵ - حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایل ایل بی - کی دینی خدمت قابل رشک ہے آپ قریباً دو سال سے دارالامان میں [illegible] ہوکے خدمت دین میں مصروف ہیں دو [illegible] سال کے اندر چند انگریزی اشتہارات اور کتابیں شایع ہوئی ہیں یہ سب مولوی صاحب

موصوف کی للہی خدمت کا نتیجہ ہیں آجکل دجال کے متعلق ایک انگریزی کتاب حضرت اقدس کو سنا رہے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ جرمنی زبان کو پورے طور پر حاصل کرکے تبلیغ کے کام کو وسیع کریں اللہ تعالی انکو روح القدس سے مدد دے باوجود اس قدر مصروفیت کے آپ نے گولڑوی کے مقابل اخبار عام اور چودھویں صدی میں بڑے زبردست آرٹیکل لکھے - اور کلکتہ کے ایپیفنی عیسائی اخبار میں انگریزی میں لطیف مضامین لکھ رہے ہیں جنکو انشاءاللہ تعالے سلسلہ وار ہم اس سلسلہ میں شایع کرینگے -

اور مڈل کا سالانہ امتحان قریب ہے [illegible] آپنے اپنے گرامی اوقات کا ایک حصہ آجکل مدرسہ میں محض قومی خیرخواہی اور مرضات اللہ کے حصول اور امام الزمان کی خوشنودی کیلئے دے رکھا ہے -

۶ - تحفہ گولڑویہ بہت تمام چھپ رہا ہے - اور الیقین ۳۰۰ جو سو سطر ہے ایمان کے ترقی اور مخالفوں کی ذلت کا موجب رسول کریم ؐ کی زندگی - اسلام کی زندگی قرآن کریم کی زندگی اور اصل تو یوں ہے کہ خدا کے حی وقیوم کی زندگی کا لانظیر ثبوت اپنے اندر رکھتا ہے چھپ رہا ہے ۳۴ صفحہ پریس میں جا چکا ہے -

شمس بازغہ ۲۱۶ صفحہ تک چھپ چکا ہے جلد ختم ہو نیوالا ہے

[illegible] ۲۰ نومبر ۱۹۱۰ء کے جمعہ میں مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے ایک لطیف خطبہ پڑھا [illegible] احمدی قوم کی حقیقت بیان فرمائی -

۹ - الہامات الحکم حضرت اقدس کے دعاوی کی تفسیر میں مولوی عبدالرحیم صاحب حیدرآبادی نے سوال جواب کے طور پر لکھی ہے قابل دید اور لائق نظارہ ہے جو ہمارے مطبع میں چھپ رہی ہے امید کیجاتی ہے کہ ۲۰ دسمبر ۱۹۱۰ء تک طیار ہو جاوے گی انشاءاللہ تعالے -

ایڈیٹر -

بیعت

عبدالرحمن صاحب قریشی ساکن ویلن پور ریاست کپورتھلہ
حکیم محمد حسین صاحب - بلب گڑھ ضلع دہلی
حکیم مشتاق احمد صاحب چھاونی کاملپور ضلع ہزارہ
محمد عزیزالدین صاحب سوجانپور - کانگڑہ
اہلیہ - و ہمشیرہ شیخ عبدالرشید صاحب کیمپ میرٹھ صدر بازار -
بشیر احمد صاحب کیمپ " "
حاجی رحمن بخش صاحب " " "
شیخ پیر بخش صاحب - سیالکوٹ
پیران بخش صاحب رنگریز " فیروزالدین صاحب "
عبدالعزیز صاحب رنگریز "
سید حفیظ اللہ صاحب - جیند دارالریاست
مولوی عنایت اللہ صاحب - سہاری - جالندھر
مولا بخش صاحب - امرتسر -
حکیم ابوالحسن صاحب " کٹڑہ بگیاں
اکبر محمد صاحب "
غلام مصطفی صاحب " پیادہ دیوانی
شیخ مہر دین صاحب "
مبارک علی صاحب قدیم علیگڈھ حال پیادہ دیوانی "
محمد طفیل صاحب "
الیاس صاحب - کولو منگوچرانوالہ
منشی میر محبوب علی صاحب - حیدرآباد دکن
سید محمد یوسف صاحب " اہلیہ صاحب موصوف "
شیخ جان صاحب " اہلیہ صاحب "
اہلیہ غلام رسول صاحب " دختر واہلیہ ڈاکٹر
محمد افضل صاحب " منور حسین صاحب
محمد حبیب صاحب " نظام الدین صاحب
اہلیہ صاحب موصوف " محمد غوث صاحب
[illegible] صاحب - [illegible] ضلع شاہ پور
منشی محمد صاحب " "
دختر سلطان احمد صاحب " "
دختر مولوی شیر محمد صاحب " "
[illegible] صاحب " تاج الدین صاحب
[illegible] بخش صاحب " " محمد بخش الدین
حاجی محمد صاحب لدھیانہ قاسم علی صاحب
[illegible] محرر تھانہ قلعہ دیدار سنگھ - گوجرانوالہ
حیدر علی صاحب گوڈور ریسیڈنسی [illegible]
محبوب علی صاحب " غلام رسول صاحب
جام پور ضلع ڈیرہ غازیخان [illegible]

*- اربعین عدد کی بھی [illegible] طیار ہوگیا ہے - اور عدد ۳ و عدد ۴ اکٹھے ہی شایع ہونگے - ایڈیٹر

الله

حبوب یاقوت مرجان مشک مروارید

مفرح ۔ مقوی قوائے رئیسہ

انسان کی صحت اور قوت کی حفاظت اور مرض دفع کرنے کیلئے یہہ ایک اکسیر گولیاں ہیں۔ حرارت غریزی سے بہت ہی مناسبت رکھتی ہیں۔ دل دماغ ۔ جگر ۔ پھیپھڑہ ۔ گردہ ۔ معدہ کی تقویت کرتی ہیں ضعف باہ اور سستی کو دور کرکے جسمی اور روحانی قوت قائم رکھنے کو واقعی اکسیر ہیں۔ زکام بخار ۔ اعضا شکنی ۔ اسہال غشی ۔ ہول دل ۔ کثرت سیلان خون ۔ ذیابطیس کمزوری مثانہ ۔ متعدی اور زہریلے بخارات میں یہہ گولیاں کثیر النفع اور قوی التاثیر ہیں۔

قیمت ڈبیہ چار روپے (للعہ)

روغن عجیبہ

دافع سنگریزہ و درد گردہ و دیگر مثانہ

یہہ روغن سنگ گردہ اور مثانہ اور چھوٹے چھوٹے سنگریزوں کو نہایت سہولت سے دفع کرتا ہے اور لطف یہہ کہ قوت کو بڑھاتا اور ریگ کی آئندہ پیدائش کو روکتا ہے درد گردہ کی نوبت نہیں ہوتی۔ قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ (عہ)

حلوائے بیضہ مرغ

لذیذ ۔ مقوی ۔ مولد خون صالح ۔ مفرح ۔ مصلح مادہ تولید ۔ مسمن بدن

یہہ حلوا نہایت لذیذ اعلیٰ درجہ کا مقوی ہے اسکے کھانے سے نظام عصبی و شریانی و عضلاتی کو بجد طاقت و تحریک ہوتی ہے بدن مضبوط توانا چست جسیم و نسلی حرارت غریزی بڑھجاتی ہے خون صالح جدید گہرے سرخ رنگ کی تولید بکثرت دل قوت زیادہ گردہ قوی ۔ عمر میں انتہا کی طاقت پیدا ہوتی ہے قیمت فی ڈبیہ (عہ)

خوب یاد رکھو۔ کہ اگر مفصلہ ذیل بیماریوں میں سے کسی کے علاج کی ضرورت پڑے تو اس مرہم کے سوا دوسرا مرہم مت خریدو۔

تمام نامی حکیم اور ڈاکٹر اس کی عمدگی اور فائدہ کو تسلیم کرتے ہیں۔ آج تک کوئی ایسا مرہم ایجاد نہیں ہوا۔ یہہ دوا بے نظیر ہے

عجیب و غریب مرہم

المعروف بہ

مرہم عیسیٰ مرہم رسل و مرہم سلیخہ

معزز بھائیو! یہہ ایک نہایت ہی پرتاثیر اور نادر مرہم ہے۔ اس مرہم کے تیار کرنے میں سب سے بڑی مشکل تو اسکی اجزا بہم پہنچانے ... مشکل ہے ہم بڑی محنت کے ساتھ اس مرہم کو تیار کرتے ہیں۔ اسکو ہر زمانہ کے طبیبوں نے آزمایا اور اسکی اعجاز نما تاثیرات کو بلا اختلاف سب نے تسلیم کیا حکما یورپ بھی اس کے عجیب اثر کے قائل ہیں خالص حقیقی صحیح اور آلائش سے پاک ... کے ساتھ ہم یہہ مرہم تیار کرتے ہیں۔ ایک دفعہ ضرور آزمائش کریے ضرور

یہہ بے نظیر مرہم فوراً جائے درد پر اثر کرتا ہے۔ چوٹ ... کے ... جان ... خنازیر ہر طرح کی ناسور بواسیر خارش ... گنج ۔ بثورات ۔ طرح طرح کی جلدی بیماریاں ہاتھوں کا سردی سے پھٹ جانا ۔ جانور کا کاٹ لینا جل جانا ۔ عورات کی خطرناک بیماریاں سرطان رحم وغیرہ کا دنیا بھر میں لاثانی علاج ہے

قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ چار آنے

کحل الجواہر سرمہ جواہر

(یا نور افزا)

... سرمہ اصفہانی ۔ ماميران چینی ۔ مروارید ۔ ... مشک ۔ زعفران وغیرہ مقوی بصر ادویہ سے تیار ہوا ہے

اس کحل الجواہر کے قیمتی اجزا کی خداداد تاثیر اور قدرتی خواص نے ثابت کر دیا ہے کہ یہہ سرمہ فی الحقیقت امراض چشم کیلئے بے نظیر ہے۔ بصارت کو بڑھاتا آنکھوں کو طراوت بخشتا اور تیز روشنی میں چندھیانے سے محفوظ رکھتا تاریکی چشم دھند ۔ غبار ۔ سرخی پڑوال ۔ تبل ۔ جالا ۔ ناخنہ ۔ ڈھلکہ ۔ خارش ۔ ابتدا موتیابند وغیرہ امراض کا حکمی علاج ہے بچے سے لیکر بوڑھے تک کو مفید ۔ اسکا دائمی استعمال امراض چشم سے محفوظ اور بڑھاپے تک نظر کو قرار رکھتا ہے

قیمت فی تولہ تین روپے (لعہ)

حب شفاء الحدید کی گولیاں

... مقوی جگر و گردہ ۔ مقوی قلب

وغیرہ ۔ کمی خون ۔ کمزوری پٹھوں ۔ ضعف جگر ۔ بواسیر ۔ کثرت سیلان خون حیض ۔ ضعف سل وغیرہ کیلئے عجیب و غریب گولیاں ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ (عہ)

درد سر کا فوری علاج

ہر قسم کے درد سر کیلئے یہہ ایک اکسیر دوا ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

روح عشبہ و چوب چینی

فسادات خون پھوڑا پھنسی ۔ خارش ۔ ناسور ۔ آتشک ۔ قروح خبیثہ گٹھیا ۔ درد اعضا ۔ شدید امراض جلدی خنازیر ۔ ابتدائے جذام ۔ سفید داغ چنبل ۔ خون کی حدت اور سوزش کیلئے تریاق ثابت ہوا ہے قیمت (عہ)

دوائے مجبل یا معین حمل

... اس دوائی کا استعمال ... ہو خواہ کیسی بانجھ کیوں نہو بار آور ہو جاتی ہے قیمت (عہ)

مرض اٹھرا کی بے نظیر دوائی

جسکے اولاد زندہ نہ رہتی ہو یا حمل گر جاتا ہو قبل از تکمیل خلقت ساقط ہو جاتا ہو تو یہہ دوائی قیام اولاد کیلئے بے نظیر ہے قیمت (عہ)

بال اڑانے کی بے ضرر دوائی

خواہ کیسی ہی نازک جگہ کیوں نہو اسکے لگانے سے بال فوراً اڑ جائینگے اور جلد پر داغ نہ پڑیگا قیمت (عہ)

نوٹ: ... فرمائشات کی تعمیل ... بذریعہ ویلیو ہوتی ہے۔ درخواست کنندہ کو پتہ و نشان و مقام سکونت مع ضلع و محلہ ... صاف اور واضح لکھنا چاہئے ... ایک روپیہ کے خریدار کو محصول ... معاف

کارخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین اڈا لاہوری دروازہ سے طلب کرو

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں و والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پھوال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی کرکری موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ ۲؎ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ۲؎ خالص ممیرانی ماسہ ۵؎ مصری سرمہ فی تولہ ۴؎ خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔ المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور۔

اس سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

(۱)

میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے [illegible] بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بہتر اکسیر ہے آنکھوں سے پانی بہت جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اس سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شئے نہیں ہے اسلئے ہر کسی کے لئے مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے اس لئے میں بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے۔

راقم ڈاکٹر ڈی۔ ایم۔ بی۔ ایم۔ ایس ساہنگی صاحب۔ ایم۔ بی۔ ایم۔ ایس سند یافتہ یونیورسٹی۔

(۲)

میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اس کا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مسماۃ اتم دیوی بعمر ۴۵ سال پر کیا ہے مریضہ مذکورہ کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اسکی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھیں آنکھیں سے نہیں پڑ سکتی تھی اور وہ ان [illegible] اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے تین روز تک استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر محمد حسین خان ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پنشنر میڈیکل کالج لاہور۔

(۳)

میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھندا اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔

راقم ڈاکٹر برجلال گھوس رائے بہادر ڈاکٹر ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنمنٹ جنرل ہسپتال

(۴)

میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کا سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔

راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاوے گا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کے لئے [illegible] میں جمع کیا گیا ہے

مطبع انوار احمدیہ قادیان میں شیخ یعقوب علی احمدی تراب کے اہتمام سے چھپا